سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

یہ سورۃ مبارکہ بھی مکی ہے۔ اس میں سات رکوع اور نواسی آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۱۵ — الیہ یرد ۲۵/۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
حٰمٓ ۚ (۱) وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ (۲)
اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ (۳)
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ
حَكِيْمٌ ۭ (۴)
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ
كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ (۵)
وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ (۶)
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ (۷)
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى
مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ (۸)
وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ (۹)
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ (۱۰)
وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ ۚ
فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ (۱۱)
وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ
لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ (۱۲)

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
حٰم (۱) کتاب روشن کی قسم[۲۶۲] (۲)
کہ ہم نے اسکو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم سمجھو (۳)
اور یہ بڑی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہمارے پاس (لکھی
ہوئی اور) بڑی فضیلت (اور) حکمت والی ہے (۴)
بھلا اس لئے کہ تم حد سے نکلے ہوئے لوگ ہو ہم تم کو نصیحت
کرنے سے باز رہیں گے (۵)
اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی بہت سے پیغمبر بھیجے تھے (۶)
اور کوئی پیغمبر ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اُس سے
تمسخر کرتے تھے (۷)
تو جو ان میں سخت زور والے تھے اُن کو ہم نے ہلاک کر دیا
اور اگلے لوگوں کی حالت گزر گئی (۸)
اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دینگے
کہ ان کو غالب (اور) علم والے (خدا) نے پیدا کیا ہے (۹)
جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔ اور اس میں تمہارے
لئے رستے بنائے تاکہ تم راہ معلوم کرو (۱۰)
اور جس نے ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی نازل کیا۔
پھر ہم نے اس سے شہر مردہ کو زندہ کیا۔ اسی طرح تم زمین سے نکالے جاؤ گے (۱۱)
اور جس نے تمام قسم کے حیوانات پیدا کئے اور تمہارے لئے
کشتیاں اور چار پائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو (۱۲)

ORNAMENTS OF GOLD

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Hâ. Mîm.
2. By the Scripture which maketh plain:
3. Lo! We have appointed it a Lecture in Arabic that haply ye may understand.
4. And lo! in the Source of Decrees, which We possess, it is indeed sublime, decisive.
5. Shall We utterly ignore you because ye are a wanton folk?
6. How many a Prophet did We send among the men of old!
7. And never came there unto them a Prophet but they used to mock him.
8. Then We destroyed men mightier than these in prowess; and the example of the men of old hath gone (before them).
9. And if thou (Muhammad) ask them: Who created the heavens and the earth, they will surely answer: The Mighty, the Knower created them;
10. Who made the earth a resting-place for you, and placed roads for you therein, that haply ye may find your way;
11. And Who sendeth down water from the sky in (due) measure, and We revive a dead land therewith. Even so will ye be brought forth.
12. He Who created all the pairs, and appointed for you ships and cattle whereupon ye ride.

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ
رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا
سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا
لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾
وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ
ع الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

تاکہ تم انکی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو اور جب اُس پر بیٹھ جاؤ پھر اپنے
پروردگار کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ وہ (ذات) پاک ہے
جس نے اس کو ہمارے زیرِ فرمان کر دیا اور ہم میں طاقت
نہ تھی کہ اُس کو بس میں کر لیتے (۱۳)
اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (۱۴)
اور اُنہوں نے اس کے بندوں میں سے اُسکے لئے اولاد
مقرر کی۔ بے شک انسان صریح ناشکرا ہے (۱۵)

13. That ye may mount upon their backs, and may remember your Lord's favour when ye mount thereon, and may say: Glorified be He Who hath subdued these unto us, and we were not capable (of subduing them);

14. And lo! unto our Lord we surely are returning.

15. And they allot to Him a portion of His bondmen! Lo! man is verily a mere ingrate.

اسرار و معارف

قسم ہے اس کتابِ مبین کی یعنی ہر بات کو واضح کرنے والی کتاب اپنی عظمت و صداقت پہ خود ایک بہت بڑا گواہ ہے اور ہم نے اسے عربی زبان میں نازل فرمایا ہے کہ اس کے اوّل مخاطب عرب اسے آسانی سے سمجھ سکیں اور دانش کی راہ اختیار کریں۔ اور یہ بھی جان لو کہ یہ کتاب بطورِ خاص ہماری حفاظت میں اور لوحِ محفوظ میں اپنے اعجاز اور حکیمانہ مضامین پر مشتمل بڑے رُتبے والی ہے۔ اس کی عظمت کا تقاضا تھا کہ اسے حرف حرف مانا جائے لیکن اگر اپنی بدنصیبی سے تم نہ بھی مانو تو اس کے ذریعہ سے نصیحت کرنا ہم نہ چھوڑیں گے اور نہ قرآن کا نزول بند ہوگا۔ یہ بات بھی واضح ہوتی کہ مبلغ کو اپنا کام حکمت و دانش کے ساتھ جاری رکھنا چاہیے اور نتائج کی پرواہ نہ کرے کہ کتنے لوگ مان رہے ہیں یا نہیں مان رہے اور بدبخت کفار کا تو طریقہ یہی ہے کہ ان سے پہلوں کے پاس بھی جس قدر انبیاء آئے جو کہ اللہ کا بہت بڑا احسان تھا مگر انہوں نے ان کا مذاق اڑایا اور طرح طرح کی باتیں کیں جس کے نتیجے میں ہم نے ان لوگوں کو تباہ کر دیا جنہیں اپنی طاقت پہ بہت ناز تھا ایسی کتنی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اگر آپ ان سے یہ سوال کریں کہ آسمانوں اور زمین کے اس زنگارنگ جہان کا مالک کون ہے تو یہ بھی کہہ اٹھیں گے کہ اس کا وہی اللہ ہے جو سب پر غالب ہے اور سب شے کا علم رکھنے والا ہے کہ یہ انسان کی مجبوری ہے کوئی ایسا دوسرا خالق پیش نہیں کر سکتے مگر بدبخت ایسے کہ اطاعت کو تیار نہیں۔ حالانکہ وہی کریم ہے جس نے زمین کو وہ خصوصیات عطا کیں کہ وہ انسانوں کے لیے اپنا دامن

مبلّغ کا کام بات پہنچانا ہے خواہ لوگ مانیں یا نہ مانیں

بچھونے کی طرح پھیلائے ہوئے ہے اور انسانی زندگی بسر کرنے کے قابل ہے۔ پھر اس میں مختلف راستے بنا دیئے جو انسانوں کے آپس میں رابطے کا باعث بن کر انسانی بقا کے کام آتے ہیں اور جن پر انسانی معاشرہ تعمیر ہوتا ہے۔ وہی کریم ہے جو حسبِ ضرورت بارش نازل فرماتا ہے اور مردہ زمین میں جان ڈال دیتا ہے کہ طرح طرح کی کونپلیں پھوٹ نکلتی ہیں اور مٹی میں ملے ہوئے بیج پھُوٹنے لگتے ہیں غرض ہر ذرے میں زندگی کروٹ لینے لگتی ہے۔ یہ اس بات پر بھی دلیل ہے کہ تم لوگوں کو بھی یوم حشر اسی طرح زندہ کیا جائے گا۔ وہ ایسا قادر ہے کہ ہر شئے کو جوڑے بنا کر بقائے نسل کا ایسا طریقہ پیدا فرما دیا جو صرف وہی کر سکتا ہے اور تمہارے لیے کشتیوں کی صنعت اور طرح طرح کی سواریوں کی صنعت آسان بنا دی ایسی اشیا پیدا فرما دیں جو صنعت میں کام آئیں اور انسان کو وہ شعور بخشا کہ انہیں کام میں لائے یا دوسری طرح کی سواری جو جانور ہیں پیدا فرما دیئے جن سب کو تم استعمال میں لاتے ہو۔ تو چاہیے یہ کہ کسی بھی سواری پہ بیٹھو تو اللہ کے ان انعامات کو یاد کرو کہ جب بھی بیٹھ چکو کہ اللہ کی ذاتِ پاک ہی ہے اور وہی صاحبِ کمال ہے جس نے ہم کو ان سواریوں پہ قابو دے دیا ورنہ ہم اپنے طور پر ان کو قابو میں نہ لا سکتے تھے اور آخر ایک روز ہمیں لوٹ کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ مستحب طریقہ جو حضرت علیؓ سے منقول ہے یہ ہے کہ سواری پر پاؤں رکھے تو بسم اللہ کہے بیٹھ جائے تو الحمد للہ اور پھر یہ آیہ مبارک پڑھے رسول اللہ ﷺ سے مسنون دعا بھی ہے جو آج کل سعودیہ کے جہازوں میں پڑھی جاتی ہے۔ مگر ان بدبختوں نے تو اللہ کے لیے بھی جُز مان رکھے ہیں بیٹے اور بیٹیاں مان کر کہ اولاد باپ کا جُز اور حصہ ہوتی ہے اور کل ہمیشہ جُز کا محتاج ہوتا ہے جبکہ اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے بیشک انسان بہت بڑا ناشکرا ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۶ تا ۲۵ الیہ یرد ۲۵/۸

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾	کیا اُس نے اپنی مخلوقات میں سے خود تو بیٹیاں لیں اور تم کو چُن کر بیٹے دیئے ﴿۱۶﴾	16. Or chooseth He daughters of all that He hath created, and honoureth He you with sons?
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾	حالانکہ جب اُنمیں سے کسی کو اُس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جو اُنہوں نے خدا کیلئے بیان کی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا اور وہ غم سے بھر جاتا ہے ﴿۱۷﴾	17. And if one of them hath tidings of that which he likeneth to the Beneficent One, his countenance becometh black and he is full of inward rage.
أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾	کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات نہ کر سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے؟) ﴿۱۸﴾	18. (Liken they then to Allah) that which is bred up in outward show, and in dispute cannot make itself plain?

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ
الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ
مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ
اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾
بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ
وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ
قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ
اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى
اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾
قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ
عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع

اور انہوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں
مقرر کیا۔ کیا یہ اُنکی پیدائش کے وقت حاضر تھے عنقریب اُنکی
شہادت لکھ لی جائیگی اور اُن سے باز پرس کی جائیگی ﴿۱۹﴾
اور کہتے ہیں اگر خدا چاہتا تو ہم ان کو نہ پوجتے۔
اُن کو اس کا کچھ علم نہیں۔ یہ تو صرف اٹکلیں
دوڑا رہے ہیں ﴿۲۰﴾
یا ہم نے اُن کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی تو یہ
اس سے سند پکڑتے ہیں ﴿۲۱﴾
بلکہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رستے پر پایا ہے
اور ہم اُن ہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں ﴿۲۲﴾
اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت
کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ
ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم
اُن ہی کے پیچھے چلتے ہیں ﴿۲۳﴾
پیغمبر نے کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسا (دین) لاؤں کہ جس
رستے پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا وہ اس سے کہیں سیدھا
رستہ دکھاتا ہو کہنے لگے کہ جو (دین) تم دیکر بھیجے گئے ہو ہم اسکو نہیں مانتے ﴿۲۴﴾
تو ہم نے اُن سے انتقام لیا سو دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام
کیسا ہوا ﴿۲۵﴾

19. And they make the angels, who are the slaves of the Beneficent, females. Did they witness their creation? Their testimony will be recorded and they will be questioned.
20. And they say: If the Beneficent One had (so) willed, we should not have worshipped them. They have no knowledge whatsoever of that. They do but guess.
21. Or have We given them any Scripture before (this Qur'an) so that they are holding fast thereto?
22. Nay, for they say only: Lo! we found our fathers following a religion, and we are guided by their footprints.
23. And even so We sent not a warner before thee (Muhammad) into any township but its luxurious ones said: Lo! we found our fathers following a religion, and we are following their footprints.
24. (And the warner) said: What! Even though I bring you better guidance than that ye found your fathers following? They answered: Lo! in what ye bring we are disbelievers.
25. So We requited them. Then see the nature of the consequence for the rejecters!

اسرار و معارف

اور جُز یا اولاد بھی ایسی تجویز کی کہ گویا اللہ نے اپنے لیے بیٹیاں پسند کیں اور تمہیں بیٹے عطا کر دیئے کہ مشرکین عرب فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اور اگر تم میں سے کسی کو ایسی خوشخبری سنائی جائے یعنی بیٹی پیدا ہونے کی اطلاع ملے تو تمہارے منہ لٹک جاتے ہیں چہرے کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے اور دل ہی دل میں بہت دُکھ محسوس کرتے ہو حالانکہ بیٹیاں اس طرح کوئی ذلت کی بات نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ وہ بناؤ سنگھار میں پرورش والی ہوتی ہیں اور مردوں کے مقابل قوتِ بیانیہ میں کمزور۔

بناؤ سنگھار خواتین کے لیے

یہاں ثابت ہے کہ عورتوں کے لیے بناؤ سنگھار جائز ہے مگر اس میں اس قدر انہماک کہ ہمہ وقت اسی میں لگی رہے درست نہیں نیز ضعفِ عقل اور رائے کی کمزوری کی دلیل بھی ہے اور خواتین فطرتًا مردوں کی نسبت قوتِ بیانیہ میں کمزور ہوتی ہیں بتانا کچھ ہوتا ہے مضمون کوئی اور ملا دیتی ہیں یہ قاعدہ اکثر کے اعتبار سے ہے کسی ایک آدھ خاتون کا ایسا نہ ہونا اس کے منافی نہیں۔

اور انہوں نے تو فرشتوں تک کو جو اللہ کے بندے اور اس کی مخلوق عورتیں مان رکھا ہے حالانکہ انہیں نظر تک تو آتے نہیں اور کوئی اللہ کے بتانے سے ہی جان سکتا ہے تو کیا کسی نے ان میں سے انہیں بنتے اور پیدا ہوتے دیکھا ہے ہرگز نہیں تو جب انہوں نے دیکھا بھی نہیں اللہ نے کسی کتاب میں ایسی بات نہیں بتائی تو ان کا یہ دعویٰ کس قدر جھوٹا ہے نیز ان کا یہ جھوٹ لکھ دیا گیا ہے اور ان سے اس کی پُرسش ہوگی۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم فرشتوں کو یا اللہ کے سوا دوسروں کو کیوں پوجتے اگر اس کے باوجود وہ ہمیں رزق صحت مال اولاد دے رہا ہے تو اس کا مطلب ہے وہ اس پہ خوش ہے اور انہیں اس بات تک کی خبر نہیں کہ ایک یہی اختیار تو انسان کے پاس ہے کہ وہ کس کا بندہ بن کر جیتا ہے اور کس عقیدے پہ مرتا ہے ورنہ اور تو کچھ اس کے بس میں نہیں لہٰذا یہ فیصلہ ان کا اپنا ہے اور انہی کے حق میں ہے یہی خود بھگتیں گے اور اب بغیر علم کے اٹکل پچو لگا رہے ہیں ورنہ کیا قرآنِ حکیم سے پہلے اللہ نے کوئی ایسی کتاب نازل فرمائی تھی جس کو مان کر ایسے عقیدے پہ قائم ہیں ہرگز نہیں بلکہ اس بات کا تو دعویٰ تک نہیں کرتے ہاں کہتے ہیں باپ دادا کو اس عقیدے پر پایا لہٰذا ہم نے اسے اپنا رکھا ہے اور یہی بات ان انبیاء سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے مبعوث فرمایا۔ وہاں کے خوشحال لوگوں اور طبقہ امرا نے کہی تھی کہ ہمیشہ قیادت طبقہ امرا کے پاس ہوتی ہے اور غریب عمومًا پیچھے چلنے والے ہوتے ہیں انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے باپ دادا کو جس عقیدے اور مذہب پر پایا ہم اس پر قائم ہیں اور اللہ کے رسُولوں نے ان سے کہا کہ محض باپ دادا کا اتباع کیے جاؤ گے یا حق اور ناحق میں فرق کرکے اگر تمہیں بہتر اور آسان راستہ ملے جو منزلِ مقصود پہ پہنچانے والا ہو اور یہی حق کی خصوصیت تو وہ اختیار کرو گے تب انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا کہ جو تم لائے اگرچہ وہ حق بھی ہے پر ہم قبول نہیں کریں گے جب وہ اس حد تک آگے بڑھ گئے تو پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور دیکھ لیجیے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا کیسا بُرا انجام ہوا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ (۲۶)
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ (۲۷)
وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۲۸)
بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ (۲۹)
وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ (۳۰)
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ (۳۱)
اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (۳۲)
وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ (۳۳)
وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـــُٔوْنَ (۳۴)
وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ (۳۵)

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں (۲۶)
ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائے گا (۲۷)
اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع رہیں (۲۸)
بات یہ ہے کہ میں ان کفار کو اور اُنکے باپ دادا کو متمتع کرتا رہا یہاں تک کہ اُن کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنیوالا پیغمبر آپہنچا (۲۹)
اور جب اُن کے پاس حق (یعنی قرآن) آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے (۳۰)
اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (یعنی مکے اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟ (۳۱)
کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو بانٹتے ہیں؟ ہم نے اُن میں اُن کی معیشت کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کردیا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے۔ اور جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں تمہارے پروردگار کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے (۳۲)
اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہو جائینگے تو جو لوگ خدا سے انکار کرتے ہیں ہم اُنکے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے (۳۳)
اور اُنکے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگاتے ہیں (۳۴)
اور (خوب تجمل و آرائش کر دیتے) اور یہ سب دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے اور آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے ہے (۳۵)

26. And when Abraham said unto his father and his folk: Lo! I am innocent of what ye worship,-

27. Save Him Who did create me, for He will surely guide me.

28. And he made it a word enduring among his seed, that haply they might return.

29. Nay, but I let these and their fathers enjoy life (only) till there should come unto them the Truth and a messenger making plain.

30. And now that the Truth hath come unto them they say: This is mere magic, and lo! we are disbelievers therein.

31. And they say: If only this Qur'an had been revealed to some great man of the two towns![4]

32. Is it they who apportion thy Lord's mercy? We have apportioned among them their livelihood in the life of the world, and raised some of them above others in rank that some of them may take labour from others; and the mercy of thy Lord is better than (the wealth) that they amass.

33. And were it not that mankind would have become one community[5] We might well have appointed for those who disbelieve in the Beneficent, roofs of silver for their houses and stairs (of silver) whereby to mount,

34. And for their houses doors (of silver) and couches of silver whereon to recline,

35. And ornaments of gold. Yet all that would have been but a provision of the life of the world. And the Hereafter with your Lord would have been for those who keep from evil.

اسرار و معارف

اور انہیں باپ دادا ہی کی بات قبول تھی تو ابراہیم علیہ السلام کی بات قبول کرتے جنہوں نے باپ دادا کی رسومات

قبول کرنے کے بجائے اللہ کی طرف سے عطا کردہ دین اپنایا اور انہیں صاف بتا دیا کہ یہ جو کچھ رسومات تم کرتے ہو میں ان سے الگ اور بیزار ہوں بلکہ جس قادرِ مطلق نے مجھے پیدا فرمایا ہے وہ ہدایت کا راستہ بھی بتائے گا کہ وہ محض پیدا کرکے چھوڑ نہیں دے گا بلکہ انہوں نے نہ صرف پہلوں کے کفر و شرک کی تردید کی بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی حق اور توحید کی اس قدر تاکید فرما گئے کہ ان کے بعد صدیوں تک لوگ عقیدۂ توحید پہ قائم رہے اور آج تک یعنی بعثتِ نبویؐ تک بعض عرب اس پر قائم تھے اور بُت پرستی کو بُرا جانتے تھے۔ یہاں یہ ثابت ہے کہ صرف اپنے عقیدے کی اصلاح کرلینا کافی نہیں بلکہ کافرانہ رسومات کی تردید اور خود ان سے برأت کا اعلان بھی ضروری ہے نیز ان سے مقابلہ اور احقاقِ حق کے لیے اس قدر کوشش کی جائے کہ آئندہ نسلوں تک حق بات پہنچے اور اپنی اولاد اور نسل پر خاص توجہ دے۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ اولاد کی

عقیدے اور عمل کا اعلان اور اولاد میں اس کا اہتمام

اصلاح کے لیے بہت ہی موثر طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کے لیے بطورِ خاص دعا کی جائے۔ مگر ان کے آباؤ اجداد نے ان کی بات چھوڑ دی اور پھر سے رسومات ایجاد کرلیں اور ہم نے انہیں مہلت دی مال و اولاد بخشی اور یہ بجائے شکر ادا کرنے کے اسی میں منہمک ہو گئے حتیٰ کہ پھر اپنے کرم و احسان سے ان کے پاس کا حق کا پیغام پہنچایا۔ قرآنِ کریم نازل فرمایا اور نبی برحق ﷺ کو مبعوث فرمایا یہ کس قدر احسانِ عظیم تھا مگر جب ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم اس پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ماننے سے انکار کرتے ہیں اور بطورِ دلیل یہ کہتے ہیں کہ اگر قرآن واقعی اللہ کی طرف سے نازل ہوا تھا تو مکہ اور طائف میں بڑے بڑے مالدار اور بااثر لوگ تھے جن کی بات مانی جاتی تھی ان پر کیوں نازل نہ ہوا۔ نبی اکرم ﷺ تو مالدار بھی نہیں ہیں۔ یہ بات اتنی بڑی جہالت ہے کہ وہ نبوت جیسی عظیم الشان نعمت کو اپنی رائے کے مطابق دینا چاہتے ہیں یعنی اللہ کی رحمتِ خاصہ کی تقسیم وہ کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اس سے بہت ہی کم تر درجہ کی نعمت جو مومن و کافر سب کو ملتی ہے یعنی معیشت وہ بھی ہم اپنی مرضی سے تقسیم کرتے ہیں اور دنیا میں مختلف اوصاف میں لوگ مختلف حالات کے حامل ہیں کسی کو کچھ عطا ہوتا تو دوسرے کو کچھ اور یوں لوگ ایک دوسرے سے کام لیتے ہیں اور انسانی معاشرہ تشکیل پاتا ہے جب دنیا کی نعمتوں کا یہ حال ہے کہ از خود انسان تقسیم نہیں کرسکتا تو یہ رحمتِ خاصہ تو اس مال و زر سے جس کے جمع کرنے میں یہ پاگل ہو رہے ہیں بہت زیادہ اعلیٰ و ارفع ہے۔

اسلامی معیشت یا اسلام کا معاشی نظام

اسلام نے معاش کو انسانی اداروں کے سپرد نہیں کیا کہ وہ طے کریں کہ کس کی ضروریات کیا ہیں اور انہیں کیسے پورا کیا جائے یا وسائل پیداوار حکومت کے سپرد ہوں اور وہ سب کو برابر تقسیم کر دے کہ عملاً ایسا ممکن نہیں۔ اسلام نے ہر آدمی کو اس کی استعداد کے مطابق اس کا حق دیا ہے اور جس کو جتنا حق دیا ہے اس پر اتنے فرائض بھی رکھے ہیں اس طرح انسان ایک دوسرے کے محتاج ہیں ایک ہنرمند مزدور کا محتاج ہے اور مزدور ہنرمند کا کہ نقشہ تو انجینئر نے بنا دیا مگر اسے اینٹ گارے سے مکان کی شکل دینا مستری اور مزدور کا کام ہے پھر یہ سب مل کر اس مالدار یا مالک مکان کے محتاج ہیں جو سرمایہ مہیا کرے اب یہاں سب سے زیادہ بوجھ مزدور نے ڈھویا اس سے کم بوجھ مستری پر پڑا اور انجینئر نے محض کاغذ پہ لکیریں کھینچیں مگر اجرت انجینئر کو زیادہ ملی مستری کو اس سے کم اور مزدور کو اس سے کم۔ اشتراکیت نے اسے غلط کہا مگر اسلام نے انجینئر کی عمر بھر کی تعلیم اور اس کی محنت کو شامل رکھ کر اس کی درجہ بندی کی۔ مستری نے کام سیکھنے پہ جو مشقت اٹھائی وہ شمار کی اور ان کے مقابلے میں مزدور کی صرف وقتی قوت و محنت لگی لہٰذا یہی حق ہے کہ جس پر جس قدر فرض اور ذمہ داری کا بوجھ ہے وہ اتنا پالے گا ہاں اگر اشتراکیت چاہے بھی تو تقسیم برابر نہیں کر سکتی کہ انسانی استعداد اس کی عقلی اور ذہنی رسائی اس کا کام کے ساتھ خلوص اور دیانت و امانت بھلا کیسے ماپا جا سکتا ہے نیز اس کے میلان طبعی کے خلاف اس سے کام لینا محال اور انسانی تقسیم ہر ایک کو اس کے میلان کے مطابق دینے سے قاصر جب کہ قدرتی تقسیم میں ہر فرد اپنی پسند سے اپنے میلان طبع کے مطابق کام اختیار کرتا ہے اور عجیب بات ہے کہ ہر کوئی خوش ہے سیاستدان اپنی جگہ دفتر کا بندہ اپنی جگہ اور کاشتکار اپنی مشقت پہ نازاں ہے اسی طرح اسلام نے سرمایہ دارانہ نظام کو بھی رد کر دیا اور ناجائز وسائل سے دولت جمع کرنے کو منع کر دیا ذخیرہ اندوزی جُوا، سٹہ اور سود وغیرہ کو حرام قرار دے کر جائز آمدنی پر بھی زکوٰۃ و عشر جیسے واجبات اور صدقات پر ثواب کا وعدہ دے کر مال کے ایک جگہ جمع ہونے کو روکا یوں دونوں کے درمیان ایک معتدل راستہ قائم کیا۔

اسلامی مساوات

اسلامی مساوات سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ ہر آدمی کو برابر سرمایہ ملے اور نہ یہ عملاً ممکن ہے بلکہ اسلامی مساوات یہ ہے کہ جس کے ذمہ جتنے فرائض ہیں اتنے ہی اس کے حقوق ہیں وہ اپنے فرائض بھی پورے کرے اور اپنے حقوق حاصل کرنے میں بھی کسی کو کوئی دشواری نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ کوئی امیر یا با اثر تو اپنا حق حاصل کرلے اور غریب یا مزدور ٹھوکریں

کھاتا ہے اور حقوق و فرائض میں برابری ممکن نہیں ہے اور نہ ہی قدرت نے پیدا کی ہے۔ انسان کے علاوہ بھی مخلوق ہے جس کے فرائض کم تر ہیں تو حقوق بھی کم ہیں جیسے جانور کہ حرام حلال یا جائز ناجائز کے مکلّف نہیں تو انسان ان سے استفادہ کرتا ہے سواری بار برداری یا ذبح کر کے کھا بھی لیتا ہے تو یہ کوئی ظلم نہیں ہاں ان سے اگر خدمت لے گا تو کھانا پینا بھی دے گا یا آزاد رہنے دے پھر اللہ کریم خود ان کا مالک ہے روزی دے گا ایسے ہی انسان کو استعداد بخشی تو اس پر فرائض کا بوجھ بھی رکھا اگر دیانتداری سے پورے نہ کرے تو آخرت کا محاسبہ بھی ہوگا اسی قدر ہر ایک کو حقوق بھی عطا فرمائے اور جس طرح فرائض کی ادائیگی میں سب برابر ہیں۔ اسی طرح حقوق حاصل کرنے میں سب برابر ہیں۔ اور اس کا اہتمام حکومت کی ذمہ داری ٹھہرایا۔

ان نادانوں نے دولتِ دنیا کو اتنی اہمیت دی کہ اسے شرطِ نبوت ٹھہرایا حالانکہ ہمارے نزدیک وہ ایسی حقیر ہے کہ اگر انسانی مزاج میں حرص کے غلبہ کے باعث یہ بات نہ ہوتی کہ اکثر لوگوں کی گمراہی کا سبب بن جائے گا تو ہم کافروں کو اس قدر دولت دیتے کہ ان کے مکان چھتیں زینے دروازے کواڑ اور تخت سونے چاندی کے ہوتے۔ اور پھر وہ حسرت سے اس سب دولت کو چھوڑ کر مرتے کہ یہ سب محض حیاتِ دنیا کے لیے ہے اور آخرت تو تمہارے پروردگار کے پاس ان لوگوں کے لیے ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اللہ کے قرب کے طالب اور اسکے اطاعت گزار ہیں۔

رکوع نمبر ۴ — آیات ۳۶ تا ۴۵ — الیہ یرد ۲۵/۱۰

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ
لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ
يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾
وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ
فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾
اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ
وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾

اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے)
ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اُس کا ساتھی ہو جاتا ہے ﴿٣٦﴾
اور یہ (شیطان) اُن کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے
ہیں کہ سیدھے رستے پر ہیں ﴿٣٧﴾
یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئیگا تو کہے گا کہ اے کاش
مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو بُرا ساتھی ہے ﴿٣٨﴾
اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں
دے سکتی کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو ﴿٣٩﴾
کیا تم بہرے کو سُنا سکتے ہو یا اندھے کو رستہ دکھا سکتے ہو
اور جو صریح گمراہی میں ہو اُسے (راہ پر لا سکتے ہو) ﴿٤٠﴾

36. And he whose sight is dim to the remembrance of the Beneficent, We assign unto him a devil who becometh his comrade;
37. And lo! they surely turn them from the way of Allah, and yet they deem that they are rightly guided;
38. Till, when he cometh unto Us, he saith (unto his comrade): Ah, would that between me and thee there were the distance of the two horizons[6]—an evil comrade!
39. And it profiteth you not this day, because ye did wrong, that ye will be sharers in the doom.
40. Canst thou (Muhammad) make the deaf to hear, or canst thou guide the blind or him who is in error manifest?

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ (٤١)
أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم
مُّقْتَدِرُونَ (٤٢)
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ
عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (٤٣)
(٤٤) وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ
وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن
رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ
آلِهَةً يُعْبَدُونَ (٤٥)

اگر ہم تم کو (وفات دیکر) اٹھالیں تو ان لوگوں سے تو ہم انتقام لیکر رہینگے (۴۱)
یا (تمہاری زندگی ہی میں) تمہیں وہ (عذاب) دکھادینگے جن کا
ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم ان پر قابو رکھتے ہیں (۴۲)
پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو
بیشک تم سیدھے رستے پر ہو (۴۳)
(۴۴) اور یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پرسش ہوگی
اور (اے محمد) جو اپنے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان کے
احوال دریافت کرلو کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا اور
معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے؟ (۴۵)

41. And if We take thee away, We surely shall take vengeance on them,
42. Or (if) We show thee that wherewith We threaten them; for lo! We have complete command of them.
43. So hold thou fast to that which is inspired in thee. Lo! thou art on a right path.
44. And lo! it is in truth a Reminder for thee and for thy folk; and ye will be questioned.
45. And ask those of Our messengers whom We sent before thee: Did We ever appoint gods to be worshipped beside the Beneficent?

اسرار و معارف

اور جو کوئی اس عظیم ذات جو کہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے اس کی یاد سے منہ پھیرے جیسے یہ کفار اللہ کے قرآن سے منہ پھیر رہے ہیں تو اس پر ایک شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور اسے نیکی اور بھلائی کے راستے سے روکتا ہے نیز وہ اپنی گمراہی کو ہی ہدایت اور برائی کو کمال خیال کرنے لگتا ہے۔

ذکرِ الٰہی اور شیطان

ذکرِ الٰہی کی بنیاد ایمان ہے دوسرا درجہ عمل ہے اور تیسرا لسانی کہ فرائض و واجبات کے بعد زبانی تسبیحات و تلاوت کی جائے اور کامل درجہ ذکرِ قلبی ہے کہ کوئی لمحہ ضائع نہ جائے۔ اور ترکِ ذکر پر جو شیطان مسلط ہوتا ہے یہ اس سے الگ ہے جو ہر انسان کے ساتھ پہلے سے ہوتا ہے نیز بُری مجلس نصیب ہوتی ہے تو لامحالہ ذکر کرنے پر نیک مجلس اچھے ساتھی اور شیطان سے حفاظت بھی نصیب ہوتی ہے۔

مگر اس کی آنکھ جلد ہی کھل جائے گی کہ بعد موت جب حشر میں حاضری ہوگی تو یہ کافر کہہ اٹھیں گے کہ کاش ہم میں اور اس شیطان میں مشرق و مغرب کی دُوری ہوتی یعنی ہم کبھی نہ ملے ہوتے یہ تو بہت ہی بُرا ساتھی ثابت ہوا اور ارشاد ہوگا کہ اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں کہ تم اس کے کہنے پر گناہ اور کفر تو کر چکے اب یہ شیطان بھی اور تم بھی اکٹھے عذاب ہی میں ڈالے جاؤ گے جن لوگوں کو شیاطین نے اس طرح بہرا بنا رکھا بھلا آپ اسے کیا سنائیں گے یا جن کو اندھا کر دیا ہے آپ انہیں کیسے راہ دکھا سکتے ہیں جبکہ یہ ایسی گمراہی میں ہیں جس پر خود ان کے پاس کوئی دلیل نہیں اور جس کے

گمراہی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ انہیں اس کی سزا بھگتنا ہو گی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی وہ اگر آپؐ دنیا سے پردہ فرما چکے ہوں تب ہو یا آپؐ کے سامنے ان پر واقع ہو اس کا تو فیصلہ ہو چکا کہ ان پر عذاب ہو گا اور ہم اس پر پوری طرح قادر ہیں۔ آپؐ پر جو وحی نازل ہوتی ہے آپؐ اسے پوری طرح سے اپنائے رکھیں اور ان کی قطعاً پرواہ نہ کریں کہ آپؐ سیدھے راستے پر ہیں۔

اسلام کیا ہے

احکامِ الٰہی کو مِن وعَن قبول کرنا ان پر عمل کے لیے پوری پوری کوشش اور ان پر فخر کرنا انہیں کفار کے مقابلے میں باعثِ عار نہ سمجھنا ـــ کہ یہ قرآن آپؐ کے لیے اور آپؐ کی قوم کے لیے باعثِ افتخار ہے اور اس کے بارے پُرسش بھی ہو گی جہاں تک توحیدِ باری کا تعلق ہے جس سے یہ کفار بھڑک اُٹھتے ہیں تو اس پر تو سب نبیوں اور رسُولوں کا اتفاق ہے آپ بے شک پہلے انبیاء کی تعلیمات سے تحقیق فرما لیجیے یا بطورِ معجزہ ان سے ملاقات ہو (جیسے شبِ معراج ہوئی) تو پوچھ لیجیے کیا ان میں سے کسی نے بھی اللہ بہت بڑے مہربان کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے کہا تھا کہ اس کی عبادت کی جائے ہرگز نہیں بلکہ سب کے سب ہی توحیدِ باری کی تبلیغ فرماتے رہے۔

رکوع نمبر ۵ آیات ۴۶ تا ۵۶ الیہ یرد ۲۵/۱۱

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾	اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اُسکے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگارِ عالم کا بھیجا ہوا ہوں ﴿۴۶﴾	46. And verily We sent Moses with Our revelations unto Pharaoh and his chiefs, and he said: I am a messenger of the Lord of the Worlds.
فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾	جب وہ اُن کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ نشانیوں سے ہنسی کرنے لگے ﴿۴۷﴾	47. But when he brought them Our tokens, behold! they laughed at them.
وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾	اور جو نشانی ہم اُن کو دکھاتے ہیں وہ دوسری سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے اُن کو عذاب میں پکڑ لیا تاکہ باز آئیں ﴿۴۸﴾	48. And every token that We showed them was greater than its sister (token), and we grasped them with the torment, that haply they might turn again.
وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾	اور کہنے لگے کہ اے جادوگر اُس عہد کے مطابق جو تیرے پروردگار نے تجھ سے کر رکھا ہے اُس سے دعا کر بیشک ہم ہدایت یاب ہو جائیں گے ﴿۴۹﴾	49. And they said: O wizard! Entreat thy Lord for us by the pact that He hath made with thee. Lo! we verily will walk aright.
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾	سو جب ہم نے اُن سے عذاب کو دُور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے ﴿۵۰﴾	50. But when We eased them of the torment, behold! they broke their word.

51. And Pharaoh caused a proclamation to be made among his people saying: O my people! Is not mine the sovereignty of Egypt and these rivers flowing under me? Can ye not then discern?	اور فرعون نے اپنی قوم سے پکار کر کہا کہ اے قوم کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے بہ رہی ہیں (میری نہیں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۵۱)	وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۗ (۵۱)
52. I am surely better than this fellow, who is despicable, and can hardly make (his meaning) plain!	بیشک میں اُس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں (۵۲)	اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ (۵۲)
53. Why, then, have armlets of gold not been set upon him, or angels sent along with him?	تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ اُتارے گئے یا (یہ ہوتا کہ) فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آتے (۵۳)	فَلَوْلَاۤ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ (۵۳)
54. Thus he persuaded his people to make light (of Moses), and they obeyed him. Lo! they were a wanton folk.	غرض اُس نے اپنی قوم کی عقل مار دی۔ اور اُنہوں نے اُسکی بات مان لی بیشک وہ نافرمان لوگ تھے (۵۴)	فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ (۵۴)
55. So, when they angered Us, We punished them and drowned them every one.	جب اُنہوں نے ہمکو خفا کیا تو ہمنے اُنسے انتقام لیکر اور اُن سب کو ڈبو کر چھوڑا (۵۵)	فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ (۵۵)
56. And We made them a thing past, and an example for those after (them).	اور اُن کو گئے گزرے کر دیا اور پچھلوں کیلئے عبرت بنا دیا (۵۶)	فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۧ (۵۶)

اسرار و معارف

ان کفار کی مثال جو دولت کو معیار بنا رہے ہیں ایسی ہے جیسے ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو معجزات اور دلائل دے کر فرعون اور اس کے عمائدینِ سلطنت کی طرف بھیجا اگرچہ قوم کی طرف بھیجے گئے مگر حکمران چونکہ قوم کے نمائندہ ہوتے ہیں اس لیے ان کا ذکر فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ میں اُس پروردگار کا رسول ہوں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور ان پر معجزات پیش فرمائے تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑایا حالانکہ ہر وہ دلیل جو وہ دیتے اور ہر معجزہ جو ظاہر ہوتا وہ پہلے سے بڑھ کر ہوتا مگر وہ نہ مانتے تو اللہ کی طرف سے ان پر مختلف عذاب اور بیماریاں بھیج دی گئیں کہ یہ دکھ ان کے لیے توبہ کا سبب بن جائیں تب انہوں نے کہا کہ ہم آپ کا جادو مان گئے اب جیسا کہ آپ کہتے ہیں آپ کا رب ہے تو اسے عرض کریں ہم سے یہ مصیبت دور کر دے ہم آپ کی بات مان لیں گے اور ہدایت کا راستہ اختیار کریں گے مگر جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان سے عذاب ہٹا دیا تو انہوں نے وعدہ توڑ دیا اور ہدایت قبول نہ کی بلکہ فرعون نے بودے دلائل سے قوم کو بیوقوف بنایا اور کہا دیکھتے نہیں ہو کہ میرے پاس مصر کی سلطنت ہے اور عالی شان محلات جن کے باغوں میں نہریں جاری ہیں۔ اور میں کس قدر مرتبے اور شان کا مالک ہوں میں ہر صورت

موسیٰ علیہ السّلام سے بہتر ہوں کہ جس کا کوئی مرتبہ و وقار نہیں اور نہ ہی کوئی بات درست طریقے سے کر سکتا ہے یعنی کوئی مضبوط دلیل نہیں یا زبان میں لکنت ہے اگرچہ لکنت ان کی دعا سے دور ہوگئی تھی اور دلائل بھی روشن تھے مگر انکار کرنے کے لیے جھوٹ بولا اور کہا بھلا انہوں نے سونے کے کنگن کیوں نہ پہن رکھے ہوتے اگر اللہ کے رسول ہیں یعنی تو اللہ کے پاس دولت نہیں ہے یا ان کے ہمراہ فرشتوں کا لشکر کر دیا ہوتا کہ پتہ چلتا انہیں اللہ نے بھیجا ہے اور اس کی قوم بیوقوف بن گئی انہوں نے اس کی بات مان لی کہ دراصل وہ قوم ہی بدکار تھی اور بدکاری کا یہ اثر بھی ہوتا ہے کہ بُرائی کی بات قبول کر لی جاتی ہے مگر جب ہمارا غضب بھڑکا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کرکے نابود کر دیا کہ محض قصۂ پارینہ بن کر رہ گئے اور بعد والوں کے لیے عبرت کا سبب۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۵۷ تا ۶۷ الیہ یرد ۲۵/۱۲

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾

اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اُٹھے ﴿۵۷﴾

57. And when the son of Mary is quoted as an example, behold! the folk laugh out,

وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾

اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ)؟ انہوں نے جو (عیسیٰ) کی مثال تم سے بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو ﴿۵۸﴾

58. And say: Are our gods better, or is he? They raise not the objection save for argument. Nay! but they are a contentious folk.

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾

وہ تو ہمارے ایسے بندے تھے جن پر ہم نے فضل کیا اور بنی اسرائیل کے لئے اُن کو (اپنی قدرت کا) نمونہ بنا دیا ﴿۵۹﴾

59. He is nothing but a slave[7] on whom We bestowed favour, and We made him a pattern for the Children of Israel.

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾

اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے ﴿۶۰﴾

60. And had We willed We could have set among you angels to be viceroys in the earth.

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾

اور وہ (عیسیٰ) قیامت کی نشانی ہیں۔ تو (کہہ دو کہ لوگو) اس میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو۔ یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۶۱﴾

61. And lo! verily there is knowledge of the Hour. So doubt ye not concerning it, but follow me. This is the right path.

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٢﴾

اور (کہیں) شیطان تم کو (اس سے) روک نہ دے۔ وہ تو تمہارا علانیہ دشمن ہے ﴿۶۲﴾

62. And let not Satan turn you aside. Lo! he is an open enemy to you.

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾

اور جب عیسیٰ نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ میں تمہارے پاس دانائی (کی کتاب) لے کر آیا ہوں نیز اسلئے کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تم کو سمجھا دوں۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۶۳﴾

63. When Jesus came with clear proofs (of Allah's sovereignty), he said: I have come unto you with wisdom, and to make plain some of that concerning which ye differ. So keep your duty to Allah, and obey me.

إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾

کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا رستہ ہے ﴿٦٤﴾

64. Lo! Allah, He is my Lord and your Lord. So worship Him. This is a right path.

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾

پھر کتنے فرقے اُن میں سے پھٹ گئے۔ سو جو لوگ ظالم ہیں اُن کی درد دینے والے دن کے عذاب سے خرابی ہے ﴿٦٥﴾

65. But the factions among them differed. Then woe unto those who do wrong from the doom of a painful Day.

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾

یہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت اُن پر ناگہاں آموجود ہو اور اُن کو خبر تک نہ ہو ﴿٦٦﴾

66. Await they ought save the Hour, that it shall come upon them suddenly, when they know not?

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ ع ١١ ١٤

(جو آپس میں) دوست (ہیں) اُس روز ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ مگر پرہیزگار (کہ باہم دوست ہی رہیں گے) ﴿٦٧﴾

67. Friends on that Day will be foes one to another, save those who kept their duty (to Allah).

اسرار و معارف

اسی طرح کی جہالت اب ان سے ظاہر ہو رہی ہے جن سے آپ (ﷺ) کو واسطہ ہے جیسے بھی دیکھ لیجیے کہ جب عیسٰی علیہ السلام کی مثال پیش کی گئی تو آپ کی قوم نے شور مچا دیا اور لگے چلانے اور کہنے لگے کہ آپ کہتے ہیں کہ جن کی عبادت کی جاتی ہے ان میں کوئی بھلائی نہیں یا وہ دوزخ میں جائیں گے تو اب فرمائیے کہ عبادت تو عیسٰی علیہ السلام کی بھی کی جاتی ہے چلو آپ کے نزدیک ہمارے بتوں سے بہتر سہی مگر کیا ان میں بھی کوئی خیر نہیں یا معاذ اللہ وہ بھی جہنم میں جائیں گے تو یہ اعتراض محض جھگڑنے کے لیے کر رہے ہیں انہیں ہدایت مطلوب نہیں کہ یہ بات واضح ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کی یہ تعلیمات نہیں ہیں نہ کُتب سابقہ اس کی تائید کرتی ہیں نہ قرآن کریم۔ نیز جہنم میں تو وہ جائینگے جو اپنی عبادت پہ راضی ہیں جیسے فرعون، نمرود، شیطٰن یا بتوں کو بطورِ ایندھن ڈالا جائے گا کہ مشرکین میں حسرت بڑھے عیسٰی علیہ السلام تو صرف اللہ کے بندے تھے اور اللہ کا ان پر بہت بڑا انعام تھا خود ان کا وجودِ مبارک بنی اسرائیل کے لیے عظمتِ الٰہی کی بہت بڑی دلیل تھا کہ انہیں خلاف عادت بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور انہوں نے پیدا ہوتے ہی قوم سے کلام فرمایا اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا نیز اللہ کی طرف دعوت دی اور اگر ہم چاہیں تو اس سے بڑی نشانیاں پیدا کرنے پہ قادر ہیں کہ انسانوں سے فرشتے پیدا کر دیں اور آئندہ زمین پر ایسی نسل آباد کر دیں نیز عیسٰی علیہ السلام تو قیامت کے دلائل میں سے ہیں کہ جس طرح وہ خلافِ عادت پیدا ہوئے اسی طرح مُردے بھی زندہ ہو جائیں گے یا

ان کا دوبارہ نزول اور دجال وغیرہ کو قتل کرنا قربِ قیامت کی دلیل ہوگا سو اے لوگو قیامِ قیامت میں شبہ نہ رکھو اور میرا اتباع اختیار کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے اور کہیں شیطان تمہیں اس سے روک نہ دے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ جب عیسٰی علیہ السلام مبعوث ہوئے اور معجزات و دلائل پیش کیے اور فرمایا کہ میں تمہارے پاس حکمت و دانائی یعنی حق بات لایا ہوں جن باتوں میں تمہیں اختلاف ہے ان میں فیصلہ ہو جائے اور حق واضح ہو جائے کہ بنی اسرائیل نے بھی بہت سے عقائد میں تحریف کر رکھی تھی اور اللہ سے ڈرو اور اس کے ساتھ رشتہ استوار کرو اور میری اطاعت اختیار کرو کہ اللہ سے رشتہ جوڑنے کا یہی طریقہ ہے بے شک اللہ میرا پروردگار بھی ہے اور میں بھی اسی کا بندہ ہوں اور تمہارا پالنے والا بھی لہٰذا صرف اس کی عبادت کرو کہ یہی طریقہ حق ہے اور یہی سیدھا راستہ ہے اس کے باوجود انہوں نے اختلاف نہ چھوڑا اور کئی فرقے بن گئے سو حسرت ہے ایسے ظالموں کے لیے ایک بہت دردناک دن یعنی یومِ حشر کے عذاب کی کیا یہ اسی روز کا انتظار کر رہے ہیں کہ قیامت آئے اسے دیکھیں تب مانیں حالانکہ جب قیامت آئے گی تو ایسی ناگہانی ٹوٹ پڑے گی کہ کسی کو کچھ ہوش ہی نہ رہے گا اور دنیا میں دوستی کے دعویدار اس دن دشمن بن رہے ہوں گے اور برائی کا ذمہ دار دوستوں کو ٹھہرانے لگیں گے سوائے نیک لوگوں کے ایسے لوگ جن کے رشتے محض اللہ کے لیے تھے۔

رکوع نمبر ۷ آیات ۶۸ تا ۸۹ الیہ یرد ۲۵/۱۳

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۶۸

میرے بندو! آج تمہیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم غمناک ہوگے ۝۶۸

68. O My slaves! For you there is no fear this Day, nor is it ye who grieve;

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝۶۹

جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہو گئے ۝۶۹

69. (Ye) who believed Our revelations and were self-surrendered.

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝۷۰

(اُن سے کہا جائے گا) کہ تم اور تمہاری بیویاں عزت (و احترام) کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاؤ ۝۷۰

70. Enter the Garden, ye and your wives, to be made glad.

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۷۱

اُن پر سونے کی پرچوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہوگا) اور اے اہلِ جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے ۝۷۱

71. Therein are brought round for them trays of gold and goblets, and therein is all that souls desire and eyes find sweet. And ye are immortal therein.

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷۲

اور یہ جنت جس کے تم مالک کر دیئے گئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے ۝۷۲

72. This is the Garden which ye are made to inherit because of what ye used to do.

73. Therein for you is fruit in plenty whence to eat.

74. Lo! the guilty are immortal in hell's torment:

75. It is not relaxed for them, and they despair therein.

76. We wronged them not, but they it was who did the wrong.

77. And they cry: O master! Let thy Lord make an end of us. He saith: Lo! here ye must remain.

78. We verily brought the Truth unto you, but ye were, most of you, averse to the Truth.

79. Or do they determine anything (against the Prophet) Lo! We (also) are determining.

80. Or deem they that We cannot hear their secret thoughts and private confidences? Nay, but Our envoys, present with them, do record.

81. Say (O Muhammad): The Beneficent One hath no son. I am first among the worshippers.

82. Glorified be the Lord of the heavens and the earth, the Lord of the Throne, from that which they ascribe (unto Him)!

83. So let them flounder (in their talk) and play until they meet the Day which they are promised.

84. And He it is Who in the heaven is God, and in the earth God, He is the Wise, the Knower.

85. And blessed be He unto Whom belongeth the Sovereignty of the heavens and the earth and all that is between them, and with Whom is knowledge of the Hour, and unto Whom ye will be returned.

86. And those unto whom they cry instead of Him possess no power of intercession, saving him who beareth witness unto the Truth knowingly.

87. And if thou ask them who created them, they will surely say: Allah! How then are they turned away?

88. And he saith: O my Lord! Lo! those are a folk who believe not.

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾
وہاں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جنکو تم کھاؤ گے (۷۳)

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾
(اور کفار) گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے (۷۴)

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾
جو اُن سے ہلکا نہ کیا جائیگا اور وہ اسمیں نا اُمید ہو کر پڑے رہیں گے (۷۵)

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾
اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے (۷۶)

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ
اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دیدے۔

إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾
وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے (۷۷)

لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ
ہم تمہارے پاس حق لے کر پہنچے لیکن تم میں سے اکثر حق سے

لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾
ناخوش ہوتے رہے (۷۸)

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾
کیا انہوں نے کوئی بات ٹھہرا رکھی ہے تو ہم بھی کچھ ٹھہرانیوالے ہیں (۷۹)

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُم
کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم انکی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو سنتے نہیں؟

بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾
ہاں ہاں (سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے انکے پاس (انکی سب) باتیں لکھ لیتے ہیں (۸۰)

قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ
کہہ دو کہ اگر خدا کے اولاد ہو تو میں (سب سے) پہلے (اُس کی)

الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾
عبادت کرنے والا ہوں (۸۱)

سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ
یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا مالک (اور)

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾
عرش کا مالک اُس سے پاک ہے (۸۲)

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا
تو ان کو بک بک کرنے اور کھیلنے دو۔ یہاں تک کہ جس

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾
دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس کو دیکھ لیں (۸۳)

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ
اور وہی (ایک) آسمانوں میں معبود ہے اور (وہی) زمین

إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾
میں معبود ہے۔ اور وہ دانا (اور) علم والا ہے (۸۴)

وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور وہ بہت بابرکت ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین اور

وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے اور اسی کو قیامت

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾
کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (۸۵)

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ
اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا کچھ

الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی

يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾
دیں (وہ سفارش کر سکتے ہیں) (۸۶)

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ
اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دینگے

اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾
کہ خدا نے۔ تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں؟ (۸۷)

وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا
اور (بسا اوقات) پیغمبر کہا کرتے ہیں کہ اے پروردگار یہ ایسے

يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾
لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے (۸۸)

ع ۲۲/۱۲ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ تو اُنسے منہ پھیر لو اور سلام کہہ دو۔ اُنکو عنقریب (انجام) معلوم ہو جائیگا (۸۹)

89. Then bear with them (O Muhammad) and say: Peace! But they will come to know.

اسرار و معارف

اور جو ایک دوسرے کی نیکیوں کی اور نیکی کی طرف دعوت کی شہادت دینگے انہیں اللہ کریم کی طرف سے بھی ارشاد ہوگا کہ اے میرے بندو آج کے دن تم ہر خوف سے آزاد ہو نہ کفار کا اندیشہ اور نہ عذاب کی فکر اور نہ تمہیں کچھ کھونے کا غم کہ کافر کو تو دنیا کے کھونے کا رنج بھی ہوگا مگر مومن اس سے کہیں زیادہ اور حقیقی نعمتیں حاصل کرے گا کہ یہ وہ لوگ تھے جو ایمان لائے اللہ کی اطاعت کی اور اس کے احکام کو تسلیم کیا۔ آج کے روز جنّت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمہارے گھر والے یعنی جو دن کفار کے لیے انتہائی سخت ہوگا وہی مومنین کے لیے کامیابی کا دن ہوگا اور وہ جنت میں بہت عزت سے داخل ہوں گے جہاں ان کے لیے خدّام سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا اور پینے کی چیزیں پیش کریں گے ہر وہ نعمت جس کی وہ خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں نیز یہ عارضی انعامات نہ ہوں گے بلکہ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور فرما دیا جائے گا کہ یہ جنّت تمہاری ہے جیسے وارث کو میراث ملا کرتی ہے کہ تم نے اللہ کی اطاعت کی اور اس کے رسول کا اتباع کیا اور ان کی نصرت کی اس میں سدا بہار پھل اور بے حسابات نعمتیں ہیں جو تمہاری ہی خاطر ہیں اور دوسری طرف اللہ کے مجرم اس کے دین اور نبی کی مخالفت کرنے والے دوزخ کے عذاب میں ہوں گے جہاں انہیں بھی ہمیشہ رہنا ہوگا وہاں سے نکلنا تو کیا کفار پر عذاب ہلکا بھی نہ ہوگا بلکہ جس درجے میں یوم حشر ڈال دیئے گئے اسی میں رہیں گے اور ہم نے ان کے ساتھ یہ زیادتی نہیں کی بلکہ خود انہوں نے کفر اختیار کر کے اپنے ساتھ ظلم کیا حالانکہ داروغہ جہنّم جس کا نام مالک ہے اس کو بھی پکار کر کہیں گے کہ ہماری دعا تو سُنی نہیں جاتی آپ ہمارے لیے دعا کر و شاید آپ کا رب آپ کی بات تو سُن لے کہ ہم نے تو رب ماننے سے انکار کیا تھا آج وہ ہماری بات سننے سے انکار کرتا ہے مگر آپ دعا کر دکہ اللہ ہمیں فنا کر دے اور اس عذاب سے ہماری جان چھُوٹ جائے تو وہ جواب دے گا کہ ایسا ممکن نہیں بلکہ فیصلہ ہو چکا اور تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

ہم نے تو تمہارے پاس سچا دین پہنچا دیا اللہ کی خالص توحید اس کی ذات وصفات کا علم اس کی اطاعت کا طریقہ اور سلیقہ رسولِ برحق نے اللہ کی کتاب لاکر اور اس کی وضاحت زبانی بھی اور عملی بھی کر کے دکھا دی مگر تمہاری

بدبختی کہ تمہیں کھری بات پسند ہی نہیں بلکہ اُلٹا آپ ﷺ کو نقصان پہنچانے کی تدبیر کرنے لگے چنانچہ ہم نے بھی تدبیر کی کہ آپ ﷺ کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے اور خود بدر میں ہلاک ہو گئے اور آخر شرک کا نشان تک مٹ گیا۔ اور وہ شہر عظیم ہمیشہ کے لیے دینِ حق کا مرکز بن گیا۔ یہ کیا سمجھ رہے تھے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے بھلا ہماری ذات سے کیا چھپا ہے جبکہ ان کی خفیہ باتیں تو ان فرشتوں نے بھی لکھ رکھی ہیں جو ہم نے اس کام پر مقرر کیے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر اللہ کریم کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلا شخص ہوتا جو اس کی عبادت کرتا یعنی میں تمہاری ضد کی وجہ سے ایسا نہیں کہہ رہا کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں بلکہ یہ حق ہے اور اس کی ذات ان باتوں سے پاک ہے۔ وہ تو رب ہے بنانے والا اور قائم رکھنے والا آسمانوں زمینوں اور عرشِ عظیم کا اس کی شان ان کی باتوں سے بہت بلند ہے وہ ساری مخلوق کا خالق ہے اگر انہیں یہی ضد ہے تو آپ انہیں چھوڑ دیجیے کہ اس طرح کی خرافات میں لگے رہیں اور رسومات یعنی کھیل تماشے میں کھوئے رہیں حتیٰ کہ وہ دن آجائے جس کا وعدہ کیا گیا ہے یعنی موت اور پھر قیامت تو حقیقت خود بخود سمجھ لیں گے۔ اللہ کی عظمت تو یہ ہے آسمان میں بھی صرف وہی اکیلا معبود ہے سب اس کی عبادت کرتے ہیں اور زمین میں بھی عبادت اسی کو سزاوار ہے کہ وہ حکمت والا بھی ہے اور ہر شے کو ہر آن جانتا ہے بہت بڑی برکت والی ہے اس کی ذات جس کی حکومت آسمانوں زمینوں اور ان میں کی ہر چیز پر ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ قیامت کب قائم فرمائے گا اور سب کو لوٹ کر اسی کی بارگاہ میں جانا ہے اور یہ لوگ جن کو معبود بنائے ہوتے ہیں اور اللہ کے علاوہ جن کی عبادت کرتے ہیں وہ تو اس قابل بھی نہ ہوں گے کہ ان کی سفارش ہی کر سکیں کہ سفارش کی اجازت بھی اللہ کی طرف سے ان ہستیوں کو ہو گی کہ جو لوگوں کو حق کی طرف بلاتے تھے اور ان کو خبر بھی ان کا ایمان تھا کہ یہ دن آئے گا وہ بھی اہل ایمان کی سفارش کریں گے جنہوں نے حق قبول کیا۔ ان سے پوچھیے بھلا ان کو کس نے پیدا کیا تو لامحالہ کہیں گے اللہ نے تو پھر اس کی اطاعت سے روگردانی کیا معنی اور آپ کی اس بات کی قسم یعنی آپ کا یہ فرمانا کہ اے اللہ میں نے بہت کوشش کی مگر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے بھی ان کی سزا کے لیے ایک ٹھوس گواہی کی حیثیت رکھتا ہے سو آپ ان سے رُخِ انور پھیر لیجیے انہیں چھوڑ دیجیے عنقریب ان کو خود پتہ چل جائے گا یہاں سلام کہنے سے مراد السلام علیکم کہنا نہیں نہ یہ کافر کے لیے جائز ہے بلکہ مراد اچھے طریقے سے الگ ہو جانا ہے۔